رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ع

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو حرارت اور بیچش کی شکایت ہے ؛

۲۲ جنوری مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کا ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں ملک معظم کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ اور آخر میں رنج و افسوس کی قرارداد منظور کی گئی ؛

اہلیہ صاحبہ محمد کریم صاحب افغان مہاجر ۲۳ جنوری وفات پاگئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں

ایک اور صاحب ملک عبدالرحیم کی والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھایا احباب دعائے مغفرت کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمین پر بھی خدا تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے

"سنو اور سمجھو۔ کہ بڑی معرفت یہی ہے۔ کہ زمین کا ذرہ ذرہ بھی ایسا ہی خدا کے قبضہ اقتدار میں ہے۔ جیسا کہ آسمان کا ذرہ ذرہ خدا کی بادشاہت میں ہے۔ اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلّی ہے۔ زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلّی ہے۔ بلکہ آسمان کی تجلّی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے۔ نہ اُس کا مشاہدہ کیا۔ مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلّی ہے۔ وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھوں سے نظر آرہی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولتمند ہو۔ اپنی خواہش کے مخالف موت کا پیالہ پیتا ہے۔ پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلّی ہے۔ کہ جب حکم آجاتا ہے۔ تو کوئی اپنی موت کو ایک سکنڈ بھی روک نہیں سکتا۔" (کشتی نوح)

شہنشاہ جارج پنجم کے انتقال پر احمدی جماعتوں کے ماتمی جلسے اور تعزیتی پیغامات

جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

سکندرآباد ۲۳ جنوری۔ جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے ایک خاص اجلاس میں جو آج احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہوا۔ یہ قرارداد منظور کی۔ کہ آنریبل ریذیڈنٹ حیدرآباد سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ شہنشاہ معظم کے انتقال پُرملال پر شاہی خاندان کو جماعت ہائے احمدیہ ریاست حیدرآباد کی طرف سے دلی جذبات رنج و افسوس اور تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔

جماعت احمدیہ ملتان

۲۲ جنوری جماعت احمدیہ ملتان کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

جماعت احمدیہ ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر انتہائی حزن و ملال کا اظہار کرتی ہے۔ اور ہر میجسٹی ملکہ معظمہ اور شہزادگان کے ساتھ دلی جذبات ہمدردی کا اظہار کرتی ہوئی انہیں سپاس تعزیت پیش کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ انبالہ شہر

شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر جماعت احمدیہ شہر انبالہ کی طرف سے رنج و افسوس کا اظہار کرنے کے لئے ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند گورنر پنجاب اور ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں تاریں ارسال کی گئیں۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۱؍۱ میں شہنشاہ معظم کی وفات پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور شہنشاہ معظم کے خاندان سے اس مصیبت میں دلی ہمدردی کی قرارداد منظور کی۔

(خاکسار محمد بخش تیر۔ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ ڈسکہ

۲۱ جنوری بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ڈسکہ کا مسجد احمدیہ میں اجتماع ہوا۔ تاکہ حضور ملک معظم قیصر ہند شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر وہ اپنے قلبی احساسات کا اظہار کر سکے۔

چوہدری شکر اللہ خانصاحب عزیز رئیس اعظم و میونسپل کمشنر نے ایک مختصر مگر جامع تقریر میں حضور شہنشاہ معظم کی زندگی کے بعض روشن پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے۔ آپ کے خصائل حمیدہ بیان کئے اور فرمایا کہ چونکہ بادشاہ بادی دنیا میں خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت و ملوکیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے حضور جارج پنجم ایسی قابل قدر ہستی کی ہمیشہ کے لئے جدائی یقیناً ایک امن پسند مومن اور وفادار رعیت کو بجد صدمہ ہے۔ آج جب سے حضور شہنشاہ معظم کی وفات کی خبر صدمہ اثر یہاں پہونچی ہے۔ اس وقت سے لیکر اس وقت تک ہر ایک صاحب فہم کو میں نے مغموم ہی دیکھا ہے۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے کہ ایسے نیکدل اور رعایا پر کمال مہربان شہنشاہ کی وفات کوئی معمولی صدمہ نہیں ہے بلکہ سلطنت برطانیہ کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ ازاں بعد شہنشاہ معظم کی وفات پر اظہار رنج و افسوس کرتے ہوئے خاموشی اور ادب کے

نہایت حسرتناک حادثہ

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب چوہدری غلام محمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کا ایک بچہ بعمر ۸ سال ۲۲ جنوری کو دوپہر کے وقت ایک حادثہ کی وجہ سے موت کا شکار ہو گیا۔ وہ ہنستا کھیلتا نوکر کے ساتھ گھر سے گیا۔ جو بھینس کو پانی پلانے جا رہا تھا۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد اس حالت میں گھر پہونچا۔ جبکہ صرف چند سانس باقی تھے۔ حادثہ یوں ہوا۔ کہ اس نے بھینس کا رسہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اور بھینس کسی چیز سے ڈر کر بھاگی۔ تو وہ دور تک گھسیٹا گیا ہ جس سے گردن ٹوٹ گئی۔ اور موت واقع ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس حادثہ میں چوہدری صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

ذمہ وار احباب جماعت کی خدمت میں نہایت اہم گزارش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک گذشتہ خطبہ میں فرمایا ہے کہ وقف رخصت کی تحریک کے ماتحت اپنے نام پیش کرنے والے احباب یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے پیشتر اطلاع دیں۔ ایسے احباب اور کارکنان جماعت ہائے احمدیہ کی سہولت کے لئے فارم چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اس فارم میں ایک خانہ اس امر کے لئے بھی رکھا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال انہوں نے اپنے وقف کردہ عرصہ میں کس علاقہ میں کام کیا۔ نیز یہ کہ ان کی رشتہ داریاں کن کن دیہات میں ہیں۔ امید ہے کہ دوست بہت جلد یہ فارم پُر کر کے واپس ارسال کرینگے۔ اور اگر بعض اصحاب کو فارم نہ ملے۔ تو وہ خود ہی سادے کاغذ پر اس طرح نقشہ بنا لیں۔

(۱) وقف کنندہ کا نام (۲) عرصہ وقف کردہ (۳) کس تاریخ سے کس تاریخ تک۔ (۴) گذشتہ سال کس جگہ کام کیا (۵) ان کی رشتہ داریاں کس کس گاؤں میں ہیں۔ اور اس کی خانہ پُری کر کے بہت جلد دفتر میں ارسال فرمائیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

نظارت تالیف و تصنیف کا ضروری اعلان

تبلیغی اغراض کے ماتحت نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے بعض حصص محفوظ کرنے کے لئے نظارت تالیف و تصنیف ایک احمدیہ البم تیار کرانے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس لئے جن احباب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفا اور قدیم صحابہ کے فوٹو ہوں وہ دفتر نظارت تالیف و تصنیف میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ان فوٹو کی نقول حاصل کر کے مجوزہ البم میں شامل کی جا سکیں یہ فوٹو بعد استعمال متعلقہ احباب کو پوری احتیاط کے ساتھ واپس کر دیئے جائیں گے۔

ناظر تالیف و تصنیف

آسٹریلین کرکٹ ٹیم کو تبلیغ اسلام

۱۹ جنوری کو دہلی میں کرکٹ کلب آف انڈیا کے ساتھ میچ کھیلنے کے لئے جب آسٹریلین کرکٹ ٹیم ولنگڈن پویلین میں داخل ہوئی۔ تو احمدیہ کرکٹ کلب رہتک کی طرف سے اسلام اور احمدیت کے متعلق انگریزی کتب بغرض تبلیغ پیش کی گئیں۔ مسٹر جیک رائڈر نے جو آسٹریلین ٹیم کے کپتان ہیں ان کتابوں کو دیکھ کر دریافت کیا۔ "کیا آپ یہ کتب ہمیں مفت دے رہے ہیں" اس پر ان کو بتلایا گیا۔ کہ یہ کتب تحفہ کے طور پر آپ کو پیش کی جاتی ہیں مسٹر رائڈر اور دیگر ممبران نے شکریہ کے ساتھ کتب کو وصول کیا۔ آسٹریلین کرکٹ ٹیم کے ساتھ موٹروں میں سے بعض انگریز بھی اترے تھے انہوں نے بھی کتب لیں۔ ایک ہندو جنٹلمین نے آ کر کہا۔ کہ ان کتب میں سے کوئی ایک کتاب ہم کو بھی دیں ہم بھی پڑھیں۔ چنانچہ ان کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک کتاب دی گئی۔

ایم نجم الدین سیکرٹری انصار اللہ رہتک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۵۴ھ

ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کا انتقال

۲۰- جنوری کی رات کو گیارہ بجکر پچپن منٹ پر موت کے بے پناہ حملہ کے آگے دُنیا کی اس عظیم الشان شخصیت کو سرنگوں ہونا پڑا۔ جو کروڑوں انسانوں پر حکمران تھی۔ جس کا سکہ رُوئے زمین کے ایک چوتھے حصہ پر چلتا تھا۔ جسے سب سے زیادہ دُنیوی عظمت و شوکت حاصل تھی۔ جسے ہر قسم کے دنیوی ساز و سامان انتہائی صورت میں میسر تھے۔ یعنی ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کا انتقال ہوگیا اور دُنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام کا ڈنکہ بج گیا۔

ملک معظم کی وفات حکومتِ برطانیہ کی طویل اور وسیع حدود کے لئے ہی سانحہ عظیمہ نہیں بلکہ ساری دُنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ کیونکہ عالمگیر قیامِ امن کا ایک ایسا شیدائی اُٹھ گیا۔ جس کا دل تمام بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی سے پُر تھا جو اپنے ذاتی اوصاف اور رسوخ کی وجہ سے بساطِ عالم پر بہت بڑا اثر رکھتا تھا۔ اور جس کے متعلق یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں ہے۔ کہ وہ سلطنت برطانیہ کے بہت سے مختلف اور متضاد ممالک کو ایک سلک میں منسلک کرنے کا واحد آئینی ذریعہ ہی نہ تھا۔ بلکہ اس نے اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے بھی بے حد نام پیدا کیا تھا۔

شہنشاہ جارج پنجم کی پیدائش ۱۸۶۵ء میں ہوئی تھی۔ آپ ایڈورڈ ہفتم کے دوسرے شہزادہ تھے۔ ۱۸۷۷ء میں یعنی صرف بارہ سال کی عمر میں انہوں نے صیغہ بحری میں داخل ہوکر ۲۔ سال تک برطانیہ نامی جہاز میں جہازرانی کی ٹریننگ حاصل کی۔ اس کے بعد تین سال تک طویل بحری سفر اختیار کیا۔ اور تمام دنیا کے سمندروں کا چکر لگایا۔ ۱۸۹۲ء میں جب ڈیوک آف کلیرنس کی وفات ہوئی۔ تو انہیں وارثِ تخت و تاج قرار دیا گیا۔ ۱۸۹۳ء میں پرنسس میری کے ساتھ ان کی شادی ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں انہوں نے پھر سفر اختیار کیا۔ اور نوآبادیوں کا دورہ کیا۔ ۱۹۰۵ء میں بحیثیت ولی عہد ہندوستان کی سیاحت کے لئے تشریف لائے۔ ۱۹۱۰ء میں کنگ ایڈورڈ ہفتم کے انتقال پر آپ تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور ۱۹۱۱ء میں ہندوستان تشریف لاکر تاجپوشی کی رسم ادا کی۔ آپ پہلے بادشاہ تھے۔ جو انگلستان سے ہندوستان میں تاجپوشی کی تقریب منانے کے لئے آئے۔

ہندوستان میں آپ کی تاجپوشی بجائے خود ایک ایسا عظیم الشان واقعہ ہے۔ جو ہمیشہ تاریخ ہند کے اوراق کی زینت بنا رہیگا۔ لیکن اس کے ساتھ تقسیم بنگال کے متعلق جس نے اہلِ بنگال کو بے حد بے چین اور مضطرب بنا رکھا تھا۔ اہل بنگال کی دلجوئی ایک ایسا اہم معاملہ ہے۔ جسے ثبتِ دوام حاصل ہو چکا ہے کیونکہ یہ موجودہ زمانہ کے مرسل اور مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی تھی۔ جو شہنشاہ جارج پنجم کے ہاتھوں پوری ہوئی۔ اور جس کو پورے کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے غیر معمولی سامان کئے۔

شہنشاہ معظم نے ۲۶۔ برس حکومت کی اس عرصہ میں بڑے بڑے عظیم الشان واقعات انگلستان اور ہندوستان میں رونما ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں جب محاربہ عظیمہ کا آغاز ہوا۔ تو انگلستان کو بھی اس میں حصہ لینا پڑا۔ اور ہندوستان نے جانی اور مالی امداد دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس کا اہلِ انگلستان پر نہایت گہرا اثر ہوا۔ اور نہایت فراخ دلی کے ساتھ بارہا اعتراف کیا گیا۔ حتےٰ کہ دورانِ جنگ میں ہی ملک معظم نے یہ اعلان کرکے اہلِ ہند کو اپنا اور اپنی حکومت کا پہلے سے بھی زیادہ گرویدہ بنا لیا۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو درجہ نوآبادیات تک پہنچایا جائے گا۔ گویا آپ کے عہدِ حکومت میں برطانوی گورنمنٹ نے پہلی بار یہ تسلیم کیا۔ کہ ہندوستان کو بتدریج ذمہ وار حکومت کی منزل تک پہونچانا اس کا منتہائے مقصود ہے۔ چنانچہ جنگ کے ختم ہونے پر یہ وعدہ بتدریج پورا کرنے کی کوشش شروع کر دی گئی۔ اور دس سال کے لئے اصلاحات کی ایک قسط دے دی گئی۔ اور دوسری قسط کے انتظامات بھی آپ ہی کے عہد میں کئے گئے گو ابھی تک وہ عمل میں نہیں آئے۔ وہ لوگ جو نئی اصلاحات کی تیاری کے سلسلہ میں انگلستان گئے۔ اور گول میز کانفرنس کے اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ملک معظم کو ہندوستان کے جذبات کی پوری پوری قدر تھی۔ اور ہندوستان میں ذمہ وار حکومت کے نفاذ میں انہیں بے حد دلچسپی تھی۔

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے تاریخی نقطۂ نگاہ سے یہ امر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ شہنشاہ جارج پنجم کے عہد میں ہی لنڈن میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔ جسے باوجود بے شمار مشکلات اور باوجود بے حد بے سروسامانی کے خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔ مرکز عیسائیت میں اشاعتِ اسلام کا مرکز قائم کیا گیا۔ اور مرکز تثلیث میں خدائے واحد کا پہلا گھر تعمیر کیا گیا جہاں روزانہ پانچ وقت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کا بلند آواز سے اعلان کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے مومن بندے گورے اور کالے ایک صف میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر رسم عبودیت ادا کرتے ہیں۔

انگلستان میں اور خاص لنڈن میں اس وقت تک بہت سے انگریز مرد اور عورتیں اسلام قبول کر کے سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ احمدی مبلغ حسب استطاعت تحریری اور تقریری رنگ میں عیسائیت کی تردید کھلم کھلا کرتے ہیں۔ اسلام کے خلاف عیسائیت کے اعتراضات کو رد کیا جاتا ہے۔ اور علی الاعلان ہر چھوٹے بڑے کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ لیکن شہنشاہ معظم جارج پنجم کے عہدِ حکومت میں احمدیہ مشن کے رستہ میں کبھی کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی۔ اور نہ کوئی ناانصافی کی گئی۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ہمارے ایک مبلغ صاحب کا جو کئی سال تک لنڈن میں تبلیغ اسلام کرتے رہے۔ بیان ہے۔ کہ ایک موقعہ پر جب شہنشاہ معظم اس حصہ شہر میں ایک تقریب پر تشریف لائے۔ جہاں احمدیہ دار التبلیغ قائم ہے۔ اور جلوس کے دوران میں آپ کی نظر احمدی مبلغ پر پڑی۔ جو اپنی شکل اور لباس سے نمایاں تھے۔ تو ملکِ معظم نے ادب کے طور پر اپنے سر کو جنبش دی۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آپ ایک بہت بڑی مملکت کے ہی شہنشاہ نہ تھے۔ بلکہ اخلاق بھی نہایت اعلےٰ رکھتے تھے۔

اسی سلسلہ میں یہ ذکر کردینا بھی موزون معلوم ہوتا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے جو ہندوستانی لنڈن جاتے انہیں ملک معظم ملاقات کا موقعہ دیتے۔ مگر اس غرض سے شاہی دربار میں جانے کے لئے ایک خاص قسم کا لباس پہننا پڑتا تھا۔ جب گاندھی جی گئے تو وہ شرفِ باریابی تو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مگر اپنا خاص لباس بدلنا نہیں چاہتے تھے۔ ملک معظم نے انہیں اسی لباس میں آنے کی اجازت دیدی۔ اور یورپین تہذیب کے رو سے شہنشاہ نے "نیم برہنہ فقیر" سے بخوشی ملاقات کی۔

غرض شہنشاہ معظم جارج پنجم بے حد شریف الطبع رحم دل، عالی حوصلہ، اور دردمند انسان تھے اور آپ کی زندگی میں بکثرت ایسے واقعات پائے جاتے ہیں۔ جن سے آپ کے ان محاسن کا ثبوت ملتا ہے اب جبکہ وہ اس دُنیا کو چھوڑ کر راہیٔ ملکِ بقا ہو چکے ہیں۔ اور ان کی تمام ذمہ داریوں۔ اور فرائض کے بار کو اٹھاتے ہوئے شہزادہ ویلز ایڈورڈ ونڈسر نے شاہ ایڈورڈ ہشتم کے نام سے عنانِ حکومت سنبھالی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے موجودہ حکمران کو نہ صرف تمام برٹش امپائر کے لئے بلکہ تمام دُنیا کے لئے بابرکت بنائے۔ ان کے عہدِ حکومت کو دُنیا کے لئے امن اور خوشحالی کا باعث ٹھہرائے اور انہیں دُنیوی برکات کے ساتھ اخروی نعماء سے بھی مالا مال کرے۔

شہنشاہِ معظم کی وفات کے مفصل حالات

ایڈورڈ ہشتم کے نام سے شہزادہ ویلز کی بادشاہت کا اعلان

بسترِ مرگ کے قریب شاہی خاندان کے افراد کا اجتماع

لنڈن ۲۰ جنوری ملک معظم رات کو گیارہ بجکر ۵۵ منٹ پر اس دنیا سے رحلت کر گئے اس سلسلے میں جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ وہ مظہر ہے کہ شاہ جس وقت حالت نزع میں تھے۔ اس وقت ملکہ معظمہ۔ پرنس آف ویلز ڈیوک آف یارک۔ پرنسس رائل۔ ڈیوک اور ڈچس آف کینٹ موجود تھے۔

۹ بجکر ۲۵ منٹ پر جب ڈاکٹروں نے بلٹن شائع کیا۔ کہ بادشاہ کی زندگی کی امید نہیں۔ اس وقت سینڈرنگھم ہاؤس میں خاموشی طاری ہو گئی۔ شہزادہ ویلز۔ ڈیوک آف یارک ڈیوک آف کینٹ اور پرنسس رائل شاہ کی خوابگاہ کے ساتھ والے کمرے میں موجود تھے۔

ارکانِ سلطنت کو اطلاع

وزیر اعظم اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو بذریعہ ٹیلیفون مطلع کیا گیا۔ سارے علاقے میں یہ خبر جنگل کی آگ کی سرعت سے پھیل گئی۔ مرد اور عورتیں سینڈرنگھم ہاؤس کی جانب دوڑتے ہوئے آئے۔ عورتیں رو رہی تھیں۔ اور مرد پریشان تھے۔

عیش و نشاط کی محفلیں منتشر ہو گئیں

لنڈن میں عیش و نشاط کی شبینہ محفلیں شاہ کی موت کی خبر سنتے ہی منتشر ہو گئیں۔ ایک بجے تک سارے ویسٹ اینڈ میں سناٹا چھا گیا۔ اس وقت لنڈن کے اس علاقہ میں ہو کا عالم طاری تھا۔

پُرسکون موت

بادشاہ کی موت نہایت پُرسکون تھی۔ نزع میں انہیں مطلق تکلیف نہیں ہوئی۔ بادشاہ کی یہی خواہش تھی۔ کہ ان کی موت سینڈرنگھم ہاؤس میں ہی ہو۔ اس جگہ سے انہیں انس تھا یہاں وہ نہایت آزادی اور بے تکلفی سے پھرتے شکار کرتے اور سواری کیا کرتے تھے آخری دم تک انہیں درد کی شکایت نہیں ہوئی۔

آخری وقت

جب ڈاکٹروں نے محسوس کیا۔ کہ اب انجام قریب ہے۔ اور صرف چند منٹوں کی بات باقی رہ گئی ہے۔ انہوں نے ملکہ اور شہزادگان کو بادشاہ کے کمرے میں بلا لیا۔ وہ ساتھ کے کمروں میں گھنٹوں سے منتظر بیٹھے تھے۔ سب آکر بادشاہ کے بستر کے اردگرد کھڑے ہو گئے ان کے سامنے بادشاہ نے آخری سانس لیا۔ اور چل بسے۔ ملکہ نے اس وقت تک نہایت صبر اور تحمل سے کام لیا تھا۔ لیکن اب تاب شکیب ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اپنے فرزند نئے بادشاہ کی طرف رخ کیا۔ اور روتی ہوئی اس سے بغلگیر ہو گئیں۔ سب نے آخری بار بادشاہ کے چہرے کو دیکھا۔ اور سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ کمرے سے باہر چلے گئے۔

وزیر اعظم کی طرف پیغام

شاہ کے انتقال سے چند منٹ بعد سینڈرنگھم ہاؤس سے زبردست طاقت کی ایک موٹر لنڈن کی طرف بڑی تیز رفتاری سے روانہ ہوئی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں شاہ کا پرائیویٹ سکرٹری لارڈ وگرام تھا۔ جو وزیر اعظم مسٹر بالڈون کو شاہ کی رحلت کی اطلاع دینے کے لئے لنڈن کو گیا۔ شاہی خاندان کے جو افراد اس وقت موجود نہ تھے۔ انہیں ملکہ نے خود ٹیلیفون پر مطلع کیا۔

نیا بادشاہ

نیا بادشاہ صبح تک ڈیوک آف یارک اور لارڈ وگرام کے ساتھ شاہ کی تجہیز و تکفین کے متعلق مشورہ کرتا رہا۔ نئے ملک معظم آج دن کو بذریعہ کار لنڈن کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جائیں گے۔ جس میں ہوم سکرٹری اور کنٹربری کا لاٹ پادری بھی موجود ہوگا۔

موت سے پہلے بے ہوشی

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موت سے کچھ دیر پہلے بادشاہ پر بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی تھی۔

جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے

شاہ کی موت کا اعلان ہوتے ہی لنڈن میں لوگ قصر بکنگھم کے سامنے موت کی خبر پڑھنے کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ صبح آٹھ بجے تک قصر کے سامنے برہنہ سر لوگوں کا عظیم الشان اجتماع ہو گیا۔ پارلیمنٹ پر یونین جیک سرنگوں کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سینٹ پال کے گرجے کے گھنٹے نے ماتم کا اعلان شروع کیا۔ جو کامل دو گھنٹے تک جاری رہا۔

نئے بادشاہ کی تخت نشینی

شاہ جارج کے انتقال کے فوراً بعد شہزادہ ویلز ایڈورڈ ونڈسر نے شاہ ایڈورڈ ہشتم کے نام سے عنانِ حکومت سنبھالی۔ موصوف ابھی بالکل نوعمر معلوم ہوتے ہیں۔ شاہ جارج آنجہانی نے اپنی موت سے صرف بارہ گھنٹے پیشتر بیماری کے باعث اپنے اختیارات حکومت ملکہ اور شہزادوں کو تفویض کئے تھے۔ یہ تمام اختیارات اب نئے بادشاہ کو منتقل ہو گئے ہیں۔ پریوی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ جس میں نئے بادشاہ کے ساتھ حلف وفاداری اٹھایا جائے گا۔

پرانی روایات اور دستور کے مطابق آج لنڈن کے رائل ایکسچینج کی سیڑھیوں پر سے نئے بادشاہ کے متعلق اس تاریخی فقرے کے ساتھ اعلان کیا جائے گا۔ "بادشاہ مر دیا بادشاہ زندہ باد"!!

شاہ کی موت کے بعد آئینی کارروائی

شاہ کی موت کے بعد آئینی کارروائی اس طرح عمل میں لائی جاتی ہے۔ کہ ڈاکٹر موت کی تصدیق کرتے ہیں۔ جس کے بعد ہوم سکرٹری کو سرکاری طور پر اطلاع دی جاتی ہے ہوم سکرٹری ذاتی طور پر لاش کا معائنہ کرتا ہے۔ اور اس کے بعد موت کی تصدیق کرتا ہے۔ ازاں بعد کونسل آف ریجنسی کے دیگر ارکان کی معیت میں شہزادہ ویلز کو تخت پیش کرتا ہے۔ شہزادہ ویلز تخت قبول کرتے ہی رسم تاجپوشی تک قانون اور واقعہ کے مطابق بادشاہ بن جاتا ہے۔

بادشاہت کے پہلے تین گھنٹے

نئے بادشاہ نے اپنی بادشاہت کے پہلے تین گھنٹے آئندہ کے لائحہ عمل پر غور کرتے ہوئے ڈیوک آف یارک اور لارڈ وگرام کی صحبت میں گزارے۔ اور قدرے آرام کرنے کے بعد علی الصبح ہی اٹھے۔ اور ذاتی رنج و غم کو بالائے طاق رکھ کر امور بادشاہت کی ادائیگی میں منہمک ہو گئے۔

نیا بادشاہ ڈیوک آف یارک کی معیت میں نارفوک سے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن جا رہے ہیں۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم کی بادشاہت کا اعلان کرنے کے لئے پریوی کونسل کا اجلاس شام کے چار بجے قصر سینٹ جیمز میں منعقد ہوگا۔

لنڈن کے لارڈ میئر کو بادشاہ کا تار

نئے بادشاہ نے لنڈن کے لارڈ میئر کو حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔ دلی رنج و غم سے میں آپکو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میرے محبوب والد شاہ جارج رات کے گیارہ بجکر ۵۵ منٹ پر اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

نو ماہ ماتم منانے کا حکم

نئے بادشاہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ درباری نو ماہ تک آنجہانی بادشاہ کا ماتم کریں۔

شاہ جارج کی وفات کے متعلق حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ گزٹ آف انڈیا کی ایک غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیپارٹمنٹ نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل انتہائی حزن و ملال کے ساتھ اعلیحضرت شاہ جارج پنجم بادشاہ برطانیہ آئرلینڈ و برطانی مقبوضات ماوراء بحار و شہنشاہ ہند کی وفات حسرت آیات کا اعلان فرماتے ہیں

مزید برآں گورنر جنرل باجلاس ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ مزید احکام تک ملک معظم کی سول ملٹری اور فضائی سروس کے جملہ حکام ماتم میں مصروف رہیں۔

ستر توپیں داغنے کا حکم

گورنر جنرل باجلاس کونسل ہندوستان میں برطانی رعایا کے جملہ فرقوں سے متوقع ہیں۔ کہ اس انتہائی المناک اور جانکاہ موقعہ پر وہ سب ادب واحترام کا اظہار کریں گے۔ مزید احکام تک جملہ جہازوں۔ بندرگاہوں۔ اور سٹیشنوں پر تمام جھنڈے سرنگوں کر دیئے جائیں۔ اور ماتم کے طور پر مختلف مقامات پر اور فوجی بحری مرکزوں میں۔ ۷۰ منٹ تک ایک منٹ فی گولہ کے حساب سے توپیں داغی جائیں۔ اس سے یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ ملک معظم کی عمر ۷۰ سال تھی

کابل میں شاہ انگلستان کا ماتم

کابل ۱۹ جنوری ملک معظم کی وفات کی وجہ سے آج صبح سے ہی تمام جھنڈے سرنگوں تھے۔ عالی قدر جلالت مآب سردار محمد ہاشم خان وزیر اعظم اور سردار شاہ محمود خاں وزیر حربیہ نے دوسرے وزراء دولت کی معیت میں برطانوی سفارت میں جا کر سفیر سے اظہار افسوس کیا۔ کابل کے ہندوستانیوں نے بھی ملک معظم کے انتقال پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

نئے بادشاہ کو تخت نشینی پر مبارکباد

نئی دھلی ۲۱ جنوری۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے نے وزیر ہند کو حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے

حکومت ہند نے ملک معظم کی وفات کی خبر کو دلی رنج کے ساتھ سنا ہے۔ ہندوستان ایک ایسے بادشاہ کی موت پر ماتم کناں ہے جس کی سلور جوبلی ابھی چند دن ہوئے اظہار وفاداری ومحبت کے انتہائی جذبات کے درمیان منعقد ہوئی تھی۔ اور جسے سلطنت ہند کے تمام فرقے ہر حالت میں اپنا محسن و مربی تصور کرتے تھے۔ والیان ریاست اور باشندگان ہند کی جانب سے ہم حضور اور ملکہ میری کی خدمت میں اس حادثہ جانکاہ میں دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نئے بادشاہ کے تخت نشین ہونے پر ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

حضور نظام کی سلور جوبلی کا جشن

حیدر آباد ۲۱ جنوری۔ حضور ملک معظم کی وفات کے پیش نظر اعلیحضرت حضور نظام کی سلور جوبلی کا جشن ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ملک معظم کی تدفین

نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم بہت ڈیوک آف یارک اور پرائیوٹ سکرٹری لارڈ وگرام کے ساتھ شاہ جارج کی لاش کو تزک و احتشام کے ساتھ دفن کرنے کے متعلق مشورہ کرتے رہے۔ آپ تخت نشینی کی رسوم ادا کرنے کے لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ وہاں آرچ بشپ آف کنٹربری اور وزیر داخلہ کی موجودگی میں پریوی کونسل حلف وفاداری لے گی۔

رسم تدفین ویسٹ منسٹر ایبی میں تزک و احتشام کے ساتھ منائی جائے گی۔

شہنشاہ معظم کے جانشین ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا گیا

لنڈن ۲۱ جنوری سینٹ جیمز محل میں نئے شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی جانشینی کا اعلان کر دیا گیا اور آپ نے اپنے سابق بادشاہ کی روایات کو برقرار رکھنے کا حلف لیا۔

وزیر اعظم کی تقریر

اس کے بعد مسٹر بالڈون وزیر اعظم نے ہز میجسٹی کی وفات کی افسوسناک خبر براڈ کاسٹ کی۔ اور برطانیہ کے علاوہ تمام سلطنت کے اس نقصان عظیم کا اعتراف کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ انہیں گذشتہ پچیس سال کی حکمرانی میں کوئی آرام و سکون نہ حاصل ہوا تھا۔ اس عرصہ میں تمام دنیا بے چینی کی حالت میں رہی۔ جس سے انہیں قدرتی طور پر آرام وسکون حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ آپ آخری دم تک اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ بیماری کے دوران میں بادشاہ کو ایک وقت جب ہوش آیا۔ تو انہوں نے اپنے سکرٹری کو بلایا۔ اور دریافت کیا "سلطنت کا کیا حال ہے۔" سکرٹری نے جواب دیا سلطنت کا حال بہت اچھا ہے۔ بادشاہ مسکرائے اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت جارج پنجم کی اداس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نئے بادشاہ کی جو اس وقت تک پرنس آف ویلز تھے۔ عزت کریں اور ان کی اطاعت قبول کریں۔ جونہی وہ بادشاہ کی ذمہ داریاں اپنے سر پر لیں گے۔ ہمیں ان کی امداد کرنی لازمی ہو جائے گی۔ اس وقت وہ اپنی طاقت کے عروج پر پہونچ گئے ہیں۔ اور اس وقت تمام سلطنت میں ان کے نام کا ڈنکہ بج رہا ہے۔ ہمارے بادشاہ اس اتحاد کو جو ان کے اور ہمارے درمیان ہے بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف ہماری حلف وفاداری کے مالک ہیں۔ بلکہ اپنی رعایا کی وفاداری اور عقیدت بھرے جذبات کو بھی حاصل کر رہے ہیں۔ خدا انہیں کامیابی عطا کرے۔

نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تقریر

ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہشتم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے پیارے والد حضور ملک معظم کی وفات سے جو ناقابل تلافی نقصان سلطنت برطانیہ کو پہونچا ہے۔ اس سے حکومت کا بار میرے کندھوں پر آپڑا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اور میری دوسری رعایا اور باقی دنیا بھی میرے غم کو کس قدر محسوس کر رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری پیاری والدہ سے آپ ہمدردی کریں گے۔ میرے والد نے آج سے ۲۶ برس پہلے یہاں ہی کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا۔ کہ میں قانون حکومت کو قائم رکھوں گا۔ ہم بھی اسی طریق پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور جس طرح انہوں نے ساری عمر اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی اور خوشی کے لئے محنت کی۔ ہم بھی اس مقصد کے لئے سعی بلیغ کریں گے۔ ہم پارلیمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس مشکل کام میں ہماری مدد کرے گی۔ اور ہم دعا کرتے ہیں خدا اس میں ہماری رہبری کرے۔

وائسرائے ہند کی تقریر

نئی دھلی ۲۲ جنوری وائسرائے ہاؤس کی سیڑھیوں سے دوپہر کے بعد پانچ بجے وائسرائے نے نئے بادشاہ کی جانشینی کا اعلان کیا۔ نیز گورنر جنرل کونسل نے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے کہ ہز میجسٹی شاہ ایڈورڈ ہشتم سلطنت برطانیہ کے حکمران اور محافظ مذہب جانشین ہوئے ہیں۔ اس تقریب میں آج ایک سو ایک توپوں کی سلامی اتاری گئی۔

پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کی توقع

لنڈن ۲۱ جنوری۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے سریر آرائے تخت ہونے پر مقامی پولیٹیکل حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یوم تاجپوشی پر ہندوستان کے تمام پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ میسرز میجر گراہم پول اور بیکسٹن وغیرہ اصحاب جو ہندوستانی پولیٹیکل خواہشات سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ایک پولیٹیکل پارٹی قائم کر رہے ہیں۔

شہنشاہ معظم کے انتقال پر جماعتہائے احمدیہ کا اظہار افسوس

امیر جماعت احمدیہ لاہور کا بیان

لاہور ۲۰ جنوری۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حسب ذیل بیان پریس کو اشاعت کے لئے ارسال کیا۔

جماعت احمدیہ لاہور ہز میجسٹی شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات پر انتہائی حزن وملال کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس موقعہ پر آپ کے جانشین (ہز میجسٹی ایڈورڈ ہشتم) سے پوری پوری وفاداری کے اظہار کا اعادہ کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ وفاداری اور اطاعت شعاری بانی سلسلہ احمدیہ کے احکام میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کی روح رواں ہے۔ جماعت اپنے دلی رنج اور افسوس کے اظہار کا اعادہ کرتی ہوئی اس امید کا اظہار کرتی ہے۔ کہ خاندان ونڈسر ایک متحدہ ایمپائر پر جو دنیا کے امن اور خوشحالی کا نقطۂ مرکزی ہے۔ دیر تک حکمران اور سرسبز وشاداب رہے گا۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا تار

راولپنڈی ۲۲ جنوری۔ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کی وفات پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند اور گورنر پنجاب کو بھی اظہار افسوس کے تار دیئے گئے۔

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ پر تقریر

۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء جلسہ سالانہ پر مولوی جلال الدین صاحب شمس فاضل نے تذکرۃ الصدر عنوان پر حسب ذیل تقریر کی۔

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا

مولوی محمد یار صاحب عارف نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے۔ کہ عیسائیت کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جنگوں کے ذریعہ ہزارہا انسانوں کو ہلاک کیا۔ چنانچہ ایک گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ایک لیڈی کا یہ جواب بیان کیا ہے۔ کہ اس نے کہا :-

"We cannot believe in Mohammad as a Prophet, he was only a warrior"

کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کو پیغمبر تسلیم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ایک جنگی مرد تھا۔

چونکہ میں نے بھی اپنے نوٹوں میں اس اعتراض کو لیا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تکذیب میں پیش کیا گیا ہے۔ وہی آپ کی صداقت کی روشن دلیل ہے کیونکہ عیسائیوں کی کتب مقدسہ میں حضور کو جنگی مرد قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۴۲ میں آتا ہے :-

"خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو۔ اور تم جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو۔ تم زمین پر سر تا سر اس کی ستائش کرو۔ بیابان۔ اور اس کی بستیاں اور قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ (قیدار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لڑکے کا نام ہے مراد اس کی اولاد ہے یعنی قریش مکہ وغیرہ) سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ (سلع مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی تھی جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے "ما بیننا و بین سلع من بیت" صحیح مسلم مع نووی جلد ۱۔ صفحہ ۲۹۳) پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ اور بحری ممالک میں اس کی ثنا خوانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا۔ وہ چلائے گا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا۔ ... وہ شریعت کو بزرگی دیگا۔ (یعنی یہ گیت انجیل والا نہ ہوگا جس میں بقول عیسائیاں نعوذ باللہ شریعت کو لعنت قرار دیا گیا ہے) اس واضح پیشگوئی کے مطابق ضروری تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جنگی مرد کی صورت میں ظاہر ہوتے۔ اور لوگوں سے جنگ کرتے۔ پس حضور کا جنگی مرد ہونا قابل اعتراض نہیں بلکہ آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔

حیفا میں ایک پادری سے گفتگو

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی جنگوں پر اعتراض کا نہایت مختصر جواب ایک اور بھی ہے جو میں نے حیفا میں ایک پادری کو دیا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا گناہ یہ تھا۔ کہ انہوں نے ہزارہا خون کرائے۔ میں نے اس سے کہا۔ تم اس امر کا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے اکیلے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ جو لوگ آپ کے ساتھ شامل ہوئے۔ وہ نہایت درجہ کمزور و ناتوان تھے ان پر طرح طرح کے مظالم توڑے گئے۔ انہیں تلوار سے قتل کیا گیا۔ گرم پتھروں پر لٹایا گیا۔ اور کفار مکہ نے چاہا۔ کہ اسلام لانے والوں کا تلوار کے ذریعے نام و نشان مٹا دیں۔ پادری نے کہا یہ تو درست ہے لیکن انہیں بھی یسوع مسیح کی طرح عفو کا نمونہ دکھانا چاہیے تھا۔ میں نے کہا۔ یسوع مسیح کے پاس۔ تو اتنی طاقت تھی۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے۔ اور نہ ہی ان کے متبعین کو ان کے دشمنوں نے تلوار سے ہلاک کیا۔ دیکھو جب یہود نے یسوع کو پکڑا۔ اور یسوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر تلوار چلا کر اس کا کان اڑا دیا۔ تو یسوع نے اس سے کہا :-

"اپنی تلوار کو میان میں کر لے۔ کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں۔ وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے (متی ۲۶)" اور آپ نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کفار مکہ نے تلوار کھینچی اور مسلمانوں کو تلوار سے ہلاک کرنا چاہا۔ تو اب مسیح علیہ السلام کے اس قول کی رو سے کیا یہ ضروری نہ تھا۔ کہ وہ تلوار سے ہلاک کئے جاتے۔ پس اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ مانا جائے۔ کہ یسوع مسیح نے اپنے اس قول میں جھوٹ کا ارتکاب کیا۔ یا یہ مانا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دفاعی جنگ کرنا بالکل جائز اور واجب امر تھا۔ اور قطعاً قابل اعتراض نہیں ہے۔ پھر متی ۲۱ ؁ میں باغ کے مالک کے متعلق جس سے مراد درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہ مسیح علیہ السلام کے جو بمنزلہ بیٹے کے تھے۔ بعد مبعوث ہوئے۔ لکھا ہے :-

"اب باغ کا مالک ان کے سامنے آ کر کیا کرے گا وہ آکر ان باغبانوں کو ہلاک کرے گا۔ اور باغ اوروں کو دے دیگا" اس میں بھی صریح طور پر بتایا گیا تھا۔ کہ وہ پہلے باغبانوں کو ہلاک کرے گا۔

بنو قریظہ کا واقعہ قتل

اس ضمن میں ایک اعتراض بنو قریظہ کے قتل کے متعلق کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں نہایت بے رحمی سے قتل کروایا گیا۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو اس جگہ یہود کے تین قبیلے آباد تھے۔ بنو قینقاع۔ بنو نضیر اور بنو قریظہ۔ اور ان قبائل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن مدینہ پر حملہ آور ہوگا۔ تو اس کا مقابلہ سب مل کر کریں گے۔ لیکن سب سے پہلے بنو قینقاع نے مسلمانوں کے خلاف شرارتیں شروع کیں۔ اور بعض قتل کے واقعات بھی ہوئے جس کی بنا پر ان کا محاصرہ کیا گیا۔ اور آخر وہ مدینہ چھوڑ کر شام کو چلے گئے۔ ان کے بعد بنو نضیر نے معاہدہ توڑ دیا۔ اور ان کا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا۔ وہ اپنے گھروں میں قلعہ بند ہو گئے۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کھجوروں کے بعض درخت جو ان کے ارد گرد تھے۔ کٹوا دیئے۔ اور آگ لگوا دی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ان کو مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ کہ جتنا اسباب وہ اٹھا کر لے جا سکتے ہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ وہ خیبر میں آباد ہو گئے جب غزوہ خندق ہوا۔ اور کفار کا دس ہزار لشکر مدینہ کے ارد گرد مسلمانوں کے استیصال کی نیت سے ڈیرہ جمائے بیٹھا تھا۔ تو بنو قریظہ نے بھی معاہدہ توڑ دیا۔ اور کفار کو امداد دینی شروع کر دی۔ اور مسلمانوں کی عورتوں۔ اور بچوں کو چھیڑنا شروع کیا۔ اور ہر قسم کی تکالیف دیں۔ جب کفار کا لشکر منتشر ہو گیا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا۔ اور پچیس دن تک محاصرہ رہا۔ آخر انہوں نے یہ شرط پیش کی۔ کہ سعد بن معاذ کو ہم حکم ٹھہراتے ہیں۔ وہ جو فیصلہ کر دیں۔ فریقین اسے مان لیں۔ سعد بن معاذ کے ان سے اچھے تعلقات تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس شرط کو تسلیم کر لیا۔ سعد بن معاذ نے یہ فیصلہ دیا۔ کہ ان کے جتنے مرد جنگ کرنے کے قابل ہیں۔ مارے جائیں۔ اور عورتیں اور بچے اور بوڑھے قید کر لئے جائیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کو نافذ کیا گیا۔ یہ فیصلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نہ تھا۔ بلکہ خود بنو قریظہ کے مسلمہ حکم کا تھا۔ اگر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر چھوڑتے۔ تو یقیناً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے بھی وہی نرم سلوک کرتے۔ جو پہلے ان کے دو قبیلوں سے کیا گیا تھا۔ لیکن ضروری تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے نوشتے پورے ہوتے۔ کیونکہ یسعیاہ باب ۴۲ میں جس کی بعض آیات پہلے بیان کر آیا ہوں۔ لکھا تھا۔

"لیکن یہ ایک گروہ ہے۔ جو لوٹی گئی۔ اور غارت کی گئی۔ وہ سب کے سب زندانوں میں جکڑے ہوئے اور قید خانوں میں چھپائے گئے ہیں وہ شکار ہوئے۔ اور کوئی نہیں بچاتا۔ وہ لوٹے گئے اور کوئی نہیں کہتا۔ کہ پھیر دو۔ اور وہ اس کی شریعت کے شنوا نہیں ہوئے۔ اس لئے اس نے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اس پر ڈالا سو اس پر گرداگرد آگ لگی" (جیسا کہ بنو نضیر کے ساتھ ہوا) علاوہ ازیں سعد بن معاذ کا یہ فیصلہ ان کی کتاب تورات کے بالکل مطابق تھا چنانچہ استثنا میں لکھا ہے کہ محاصرہ کے بعد جب محصورین کو "خداوند تیرا خدا تیرے قبضے میں کر دیوے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔ مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہے۔ اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے" استثنا ۲۰ ؁ ۱۳ و ۱۴ پس بنو قریظہ کا قتل بھی کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

عیسائیوں کے قرآن مجید پر اعتراضات

اب میں عیسائیوں کے ان چند اہم اعتراضات کے جواب دیتا ہوں جو وہ قرآن مجید پر کرتے ہیں
ان اعتراضات کا ذکر کرنے سے پہلے اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی زمانہ کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ اس میں کثرت سے اعتراضات ہونگے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الیٰ علما ئھم فاذا ھم قردۃ و خنازیر (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ حیدر آباد دکن) کہ میری امت میں ایک گھبرا دینے والا حادثہ ہوگا۔ تب لوگ اپنے عالموں کے پاس جائیں گے عالموں کی طرف رجوع کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ وہ حادثہ غیر مذاہب کے اسلام پر اعتراضات کرنے کا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ علماء کو بندر یعنی تکبر کے نظیر اور سؤر پائیں گے۔ یعنی جب ان سے اعتراضات کا جواب طلب کیا جائیگا تو وہ گالیاں دینی شروع کر دیں گے اور خنزیری صفات کا اظہار کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں مسیح موعود کو بھیجے گا جو اعداء اسلام کے اعتراضات کا مدلل و مفصل جواب دیں گے۔ اور اسلام کا تمام باقی ادیان پر تفوق ثابت کریں گے چنانچہ ہمارے زمانہ میں اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کئے گئے اور غیر احمدی علماء جواب سے عاجز آ گئے اور اکثر بڑے بڑے جبہ پوش مولوی عیسائیت کی آغوش میں پناہ گیر ہوئے تب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ جنہوں نے دلائل قویہ سے مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دئے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام قرآن مجید پر اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قرآن شریف کی آیت لیظھرہٗ علی الدین کلہ میں وعدہ تھا۔ کہ یہ علوم اور معارف مسیح موعود کو اکمل اور اتم طور پر دئے جائینگے کیونکہ تمام دینوں پر غالب ہونے کا ذریعہ علوم حقہ اور معارف صادقہ اور دلائل بینہ اور آیات قاہرہ ہیں۔ اور غلبہ دین کا انہیں پر موقوف ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو کہا گیا۔ کہ ان دنوں میں بیت اللہ کے نیچے سے ایک بڑا خزانہ نکلے گا۔ یعنی بیت اللہ کے لئے جو خدا کو غیرت ہے۔ وہ تقاضا کرے گی۔ جو بیت اللہ سے روحانی معارف اور آسمانی خزانے ظاہر ہوں۔ یعنی جب مخالفوں کے ظالمانہ حملے بیت اللہ کی عزت کا انہدام چاہیں گے۔ تو اسی انہدام کا یہ نتیجہ ہوگا کہ اس کے نیچے سے ایک بھاری خزانہ نکل آئے گا۔ جو معارف کا خزانہ ہوگا۔ اور بیت اللہ پر موقوف نہیں بلکہ قرآن کے ہر ایک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے۔ جس کو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کرکے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں۔ کوئی مسلمان نہ بیت اللہ کو گرائیگا اور نہ قرآنی عمارت کو گرانا چاہیگا بلکہ حدیث کے مضمون کے موافق کافر لوگ اس عمارت کو گرا رہے ہیں۔ اور اس کے نیچے سے خزائن نکل رہے ہیں۔ میں کافر کو بھی اس وجہ سے دوست رکھتا ہوں۔ کہ ان کے ذریعہ سے بیت اللہ اور کتاب اللہ کے پوشیدہ خزانے ہمیں مل رہے ہیں۔“ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۶)

سرقہ کا بے بنیاد الزام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشاد سے واضح ہے۔ کہ قرآن مجید کے جس مقام پر اعتراض کیا جائے گا وہیں سے روحانی معارف کا خزانہ نکل آئے گا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قرآن مجید ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔ اس پر جو اعتراض کیا جائیگا اس کا جواب اس کے اندر موجود ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا۔ کہ یہ کوئی ایسا اعتراض نہیں کرتے جو باطل ہیں بطور مثل کے ہو۔ مگر ہم ان کے اس باطل اعتراض کے جواب میں حق بات بیان کر دیتے ہیں۔ نہ صرف جواب ہی بلکہ عمدہ طور پر واضح کرکے بیان کرتے ہیں

عیسائیوں کی طرف سے سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں۔ بلکہ اس زمانہ کے بعض لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں سیکھی تھیں۔ اور کچھ بائیبل سے نقل کر لیں۔ معترضین نے اس اعتراض کو مختلف رنگوں میں پیش کیا ہے چنانچہ پادری سیل اور ریورنڈ ڈیری کے تراجم کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ وہ جہاں کہیں قرآن مجید کو بائیبل کے موافق دیکھتے ہیں یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بائیبل کی نقل ہے اور جہاں مخالف پاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ بائیبل کے خلاف ہے۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ عقلاً دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں موافق یا مخالف۔ لیکن پادری صاحبان کے نزدیک کوئی صورت بھی اعتراض سے خالی نہیں اور جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ بائیبل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصے کیونکر نقل کر لئے تو کہتے ہیں کہ بعض عیسائی غلام تھے جو آپ کو سکھاتے تھے۔ یا جو یہود وغیرہ سے انہوں نے باتیں سنیں ان کا ذکر کر دیا۔ لیکن اس امر کے متعلق سب سے آخری نظریہ جو انہوں نے قائم کیا ہے۔ وہ جرمن کے ہرشفیلڈ کا ہے۔ اس نے اپنی کتاب (نیو ریسرچز) میں لکھا ہے۔ کہ قرآن میں بائیبل کے مضامین کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور بائیبل پڑھ کر نوٹ رکھ لئے ہونگے۔ پھر موقعہ بموقعہ قرآن میں درج کر لئے۔

قرآن مجید کا جواب

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ یہ اعتراض قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور اس کا جواب بھی نہایت وضاحت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وقال الذین کفروا ان ھٰذا الا افک افترٰہ واعانہ علیہ قوم آخرون فقد جاؤا ظلما وزورا وقالوا اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملیٰ علیہ بکرۃ واصیلا قل انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض انہ کان غفورا رحیما (الفرقان)۔ یعنی کافروں نے کہا یہ تو محض جھوٹ ہے۔ جس کو اس نے اپنی طرف سے خود بنا لیا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس امر میں اس کی مدد کی ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کا یہ قول ایک صریح ظلم اور جھوٹ ہے۔ یعنی اس کے جواب میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کسی اور جواب کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اعتراض عقل کے صریح منافی ہے۔ وجہ یہ کہ اس میں تمام مذاہب کا رد پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی مددگار عیسائی تھے تو ان کا بھی رد موجود ہے۔ اگر کوئی یہود تھے تو ان کے عقائد کی تردید بھی اس میں موجود ہے۔ اگر کہو انہوں نے اپنے آپ کو اس کا پیرو بنا لیا تھا۔ تو یہ بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے ماننے والوں کو سخت مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا پھر ایسے لوگوں کو یہ جانتے ہوئے کہ یہ افترا اور جھوٹ ہے مصائب برداشت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر کہو وہ یہودیں سے منافق لوگ تھے۔ تو اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے۔

واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلا بعضھم الیٰ بعض قالوا اتحدثونھم بما فتح اللہ علیکم لیحاجوکم بہ عند ربکم افلا تعقلون اولا یعلمون ان اللہ یعلم ما یسرون وما یعلنون (البقرہ) یعنی یہودیں سے منافق لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ اور جب ایک دوسرے سے علیحدگی میں ملتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا تم انہیں وہ باتیں بتاتے ہو۔ جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کھولیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تم پر تمہارے رب کے حکم کی رو سے یعنی جو تمہاری الہٰی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ غالب آجائیں گے۔ کیا تم اس نقصان کو نہیں سمجھ سکتے جو تمہارے اس فعل سے قوم یہود کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہر وہ چیز جانتا ہے جس کو وہ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں یعنی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ نبی واقعی خدا کی طرف سے ہے۔ یا نہیں۔ اگر خدا کی طرف سے ہے۔ تو جس بات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے خود بتا دیگا لیکن اگر یہ نبی صادق نہیں۔ اور اس پر وہ پیشگوئیاں صادق نہیں آسکتیں جو پہلی کتابوں میں موجود ہیں تو اس صورت میں اسے ان پیشگوئیوں کی خبر دینی اس کے لئے مفید نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ اس پر چسپاں نہیں ہوتیں۔

ہرشفیلڈ کے نظریہ کا اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا ہے۔ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون (عنکبوت)۔ یعنی تو اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ ہی تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر اس کے نوٹ لے سکتا تھا۔ ورنہ اس کو باطل قرار دینے والے ضرور شک کرتے کہ اس نے دوسری کتابوں کے نوٹ لے کر یہ کتاب بنائی ہے۔ اور جبکہ یہ دونوں باتیں تجھ میں نہیں پائی جاتیں تو ان کا اعتراض کیسے درست ہو سکتا ہے

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ممبر کامرس و ریلویز گورنمنٹ ہند کی مونگھیر میں تشریف آوری

جماعت احمدیہ صوبہ بہار کی طرف سے شاندار خیر مقدم اور ٹی پارٹی

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ۱۸ جنوری ایسٹ انڈین ریلوے ورکشاپ کا ملاحظہ کرنے کے لئے جمالپور تشریف لائے۔ آپ کی آمد آفیشل تھی۔ ورکشاپ وغیرہ کے ملاحظہ کے بعد آپ کے اخلاق حمیدہ نے آپ کو مجبور کیا۔ کہ اپنے آرام کے اوقات کو قربان کرکے احمدی وغیر احمدی احباب کو اپنی ملاقات سے مسرور فرمائیں چنانچہ آپ ازراہِ لطف و کرم شہر مونگھیر تشریف لائے۔ جمالپور اور مونگھیر کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے۔ ورکشاپ کے ملاحظہ کے بعد آپ نے خان بہادر شاہ محمد یحیٰی صاحب بار ایٹ لاء سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل سی رئیس مونگھیر کے یہاں لنچ کھانا منظور فرمایا۔ جس میں چیدہ چیدہ یورپین اور ہندوستانی حکام یورپین لیڈیاں اور اکثر رؤساء شریک تھے۔ جماعت احمدیہ صوبہ بہار کی طرف سے بھی مونگھیر میں آپکے خیر مقدم کا اہتمام تھا۔ جماعت احمدیہ صوبہ بہار کی طرف سے حضرت مولوی حکیم خلیل احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگھیر کے مکان نزہت منزل میں جہاں سارے صوبہ بہار کی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ اور خصوصیت سے مونگھیر و بھاگلپور اور ان اضلاع کے احباب بہت بڑی تعداد میں حاضر تھے۔ ایڈریس پیش کیا گیا۔ مکان مذکور اور اس کے سامنے کی سڑک کو دو رویہ جھنڈیوں اور خوش آمدید وغیرہ کے قطعات سے موزوں طریقہ پر آراستہ کیا گیا تھا۔ ہر ایک جماعت کی طرف سے علیحدہ علیحدہ پھولوں کے ہار سر موصوف کے گلے میں ڈالے گئے۔ حضرت مولوی حکیم خلیل احمد صاحب نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ اور اجازت کے بعد پڑھکر سنایا۔ ایک خوبصورت حمائل خوشنما مخملی کاسکٹ میں رکھکر پیش کی گئی۔

سر موصوف نے ایڈریس کے جواب میں جماعت کے مخلصانہ جذبات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب کو خصوصیت سے گذشتہ زلزلہ کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا ایڈریس میں بھی ذکر تھا۔ اور فرمایا۔ کہ اس نشان کو خصوصیت کے ساتھ دوسرے نشانوں کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ جماعت کو اخلاق کا بہترین نمونہ بننے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسائل کی صداقت کے ساتھ اعلےٰ اخلاقی نمونہ کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو کسی قدر تفصیل اور تمثیل کے ساتھ آپ نے بیان فرمایا۔ جواب ایڈریس کے بعد آپ نے دیر تک جماعت کے ساتھ مل کر دعا کی۔ اس کے بعد سر موصوف ٹاؤن ہال تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت احمدیہ نے ٹی پارٹی کا اعلےٰ پیمانہ پر انتظام کیا تھا۔ جماعت کی طرف سے حکام ہندو مسلم رؤسائے شہر اور وکلاء مدعو تھے۔ اختتام پر سر موصوف سے تعارف کرایا گیا۔ آپ نے اخلاق حمیدہ اور اسلامی تہذیب و شعار کا بہترین نمونہ اور گہرا اثر لوگوں کے دلوں پر چھوڑا۔

یہاں سے آپ واپس جمالپور تشریف لے گئے جہاں ایک ایسوسی ایشن نے آپ کو ٹی پارٹی میں مدعو کیا تھا۔ شرکت کے بعد اسی شام کو آپ الہ آباد کی طرف روانہ ہوئے۔ چند احمدی دوست جو کہ اسی ٹرین سے واپس جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر آپ نے سیلون میں نماز ادا کی۔ (عاجز سید وزارت حسین احمدی)

آنریبل سر ظفر اللہ خانصاحب کانپور میں

اچھوت اقوام کا ایڈریس اور اس کا جواب

۱۹ جنوری بروز اتوار آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا رنگون۔ کلکتہ۔ الہ آباد کا دورہ کرتے ہوئے کانپور وارد ہوئے۔ اسٹیشن پر آپ کا استقبال سر جے۔ پی۔ سری واستو منسٹر ایجوکیشن گورنمنٹ یو۔ پی اور دیگر معززین کانپور نے کیا۔

اچھوت اقوام بسرکردگی مسٹر جگن ناتھ پرشاد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی نے نعرہ ہائے بلند "ظفر اللہ خان زندہ باد" کے درمیان اردو میں ایڈریس پیش کیا۔ سر موصوف نے جواب دینے سے قبل تمام نمائندگان اچھوت اقوام کو نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا۔ اور نہایت مؤثر لہجہ میں فرمایا۔ کہ آپ اپنے آپ کو کسی قوم سے کمتر کیوں سمجھتے ہیں۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سب بڑائیاں آسمان سے آتی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا سورج سب کے لئے یکساں چمکتا ہے۔ قوم کے لحاظ کوئی بڑائی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدمت کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اس زمانہ کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ پست اقوام بلند کی جائیں گی۔ اور بلند کو پست کیا جائے گا۔ اسلام نے اس فرق کو مٹایا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ نماز میں ایک غریب ادنیٰ پیشہ کا آدمی ایک امیر سے آگے کھڑا ہوسکتا ہے۔ اگر ہندو آپ کو اپنے مندروں اور کنوؤں پر نہیں آنے دیتے تو آپ بھی ان کو اپنے مندروں میں نہ آنے دیں۔ ان کے نزدیک تو میں بھی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے اچھوت ہوں۔ لیکن میں اس میں تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ آپ تعلیم صنعت و حرفت میں ترقی کریں۔ ریلوے کی ملازمت میں جو آپ کے نمائندہ ہیں۔ وہ بھی اور جو نہیں ہیں وہ بھی کوشش کریں۔ میں گورنمنٹ کو توجہ دلا سکتا ہوں لیکن اگر آپکو نیچ اقوام پہلے مان لیا جائے۔ تو اس سے آپکو نقصان ہوگا۔ تمام گروپ کا فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد سر جے۔ پی سری واستو سر ممدوح کو اپنی کوٹھی "کیلاس کوٹھی" میں لے گئے۔ جہاں آپ کو پُرتکلف ایٹ ہوم دیا گیا۔ جس میں معززین بلدیہ شامل تھے۔

شام کو ساڑھے پانچ بجے مقامی جماعت احمدیہ کانپور نے سر موصوف کے سیلون میں بوجہ وقت کی تنگی کے ایڈریس پیش کیا۔ جو سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنؤ نے پڑھا۔ سر ممدوح نے جواب نہایت دلکش اور اثر پُر از نصائح الفاظ میں دیا۔ تمام ممبران سے مصافحہ کیا۔ اور سب کے ساتھ مل کر دعا کی۔ رات سر ٹریسی گاڈن جولسن نے ڈنر دیا۔ اور رات کی گاڑی سر موصوف دہلی روانہ ہو گئے۔ (نامہ نگار)

قابل توجہ سکرٹری صاحبان وصایا

ہر انجمن کی طرف سے ایک ماہواری رپورٹ آنی ضروری ہے جو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہذا میں پہونچ جانی چاہئے۔ رپورٹ میں موصی کی دینی حالت۔ ماہوار آمدنی حصہ آمد کی وصیت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ موصی اور جائیداد میں تغیر و تبدل کا ذکر ہو۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

مجلسِ احرار ہے یا بارہ مصالح کی چاٹ

معزز معاصر "انقلاب" کا دلچسپ تبصرہ

یہ مجلس احرار ہے۔ یا "بارہ مصالح کی چاٹ"۔ جب دیکھو بعض "مصالح" ہی اس کے مدِ نظر ہوتے ہیں مسجد شہید گنج کا ہنگامہ برپا ہوا۔ مسلمانوں نے گولیاں کھائیں۔ اور یہ مقدسین ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم پر عمل پیرا رہے۔ جب پوچھا گیا کہ حضرت آپ آگے کیوں نہیں بڑھتے۔ تو فرمانے لگے۔ مسجد یقیناً خانۂ خدا ہے۔ سکھوں نے حقیقتاً برا کیا۔ کہ اس کو گرا دیا۔ لیکن ہمارا الگ رہنا ملکی مصالح کی وجہ سے ہے۔

⁂

جب اس ہنگامے کے متعلق احرار کا پہلا بیان شائع ہوا۔ تو اس میں نہ مسجد کے احترام کا ذکر تھا نہ سکھوں کو ملامت کی گئی تھی۔ نہ شہداء کے لئے دعائے مغفرت۔ نہ زخمیوں اور مصیبت زدوں کے لئے امداد کی اپیل۔ جب پوچھا گیا۔ کہ حضرت اس تغافل کے کیا معنے؟ تو ارشاد ہوا۔ کہ مسجد یقیناً محترم ہے۔ سکھوں نے یقیناً اس کی بے حرمتی کی۔ شہداء یقیناً دعائے مغفرت کے مستحق ہیں لیکن جماعتی مصالح کا تقاضا اس وقت یہی تھا۔ کہ ان معاملات کے متعلق خاموشی اختیار کی جائے۔

⁂

پھر جب مسلمانوں کی طرف سے لے دے شروع ہوئی۔ احرار کے حامی اخبارات بھی بگڑ کھڑے ہوئے۔ جابجا احرار کی ذلت و رسوائی ہونے لگی۔ تو پھر سکھوں کی اس حرکت کے خلاف ایک قرارداد ملامت منظور کی گئی۔ اور شہداء کے لئے دعائے مغفرت بھی مانگی گئی۔ اس پر سکھ دوستوں نے کہا۔ "مہاراج یہ کیا؟ آپ تو اچھے خاصے غیر جانب دار تھے۔ یہ جانب داری کیا معنی؟ تو ارشاد ہوا۔ کہ **احراری مصالح** اسی کے مقتضی تھے۔ آخر ہمیں مسلمانوں کو بھی تو منہ دکھانا ہے۔

⁂

اس کے بعد ان مقدسین نے ایک نئی قلابازی لگائی۔ صدر احرار نے اپنی ایک تقریر میں شہید گنج کے حادثہ کا سارا الزام حکومت پر عائد کیا۔ اور رات کے دو بجے تک پولیس کا انتظار کرتے رہے۔ کہ وہ آئے۔ اور حضرت صدر محترم کو شہادت کا تاج پہنائے۔ لیکن افسوس کہ کوئی نہ آیا۔ ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دوسرے دن اخبار "مجاہد" کا جو پرچہ نکلا۔ اس میں صدر احرار کی تقریر کا ایک لفظ بھی درج نہ تھا۔ پوچھا گیا۔ کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے؟ تقریر میں وہ شوراشوری اور تحریر میں یہ بے نمکی! ارشاد ہوا۔ کہ یہ **قانونی مصالح** ہیں۔

⁂

پھر یہ معاملہ کونسل میں پہونچا۔ مولانا مظہر علی نے ایک نہایت ٹھسّے کی تقریر فرمائی۔ جس میں سکھوں کو انہدام مسجد کے الزام سے بالکل بری قرار دیا۔ اور دوبارہ حکومت ہی کو اس کا ذمہ دار قرار دیا۔ اس پر پوچھا گیا۔ کہ حضرت "ایں چہ بوالعجبی ست"؟ جن لوگوں نے مسجد اپنے ہاتھ سے گرائی۔ وہ تو بے قصور ٹھہرے اور حکومت کے خلاف آپ کی فصاحت و بلاغت کا سمندر اُمڈ پڑا۔ ارشاد ہوا۔ کہ صوبے کے **سیاسی مصالح** اسی کے مقتضی ہیں۔

⁂

اس کے بعد جب صوبے کے سیاسی مستقبل کے متعلق "انقلاب" سے بحث چھڑ گئی۔ اور احرار نے باآوازِ بلند پکارنا شروع کیا۔ کہ مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دینا گمراہی ہے۔ نیاز مندوں نے گھبرا کر سوال کیا۔ حضرت چودہ سو سال سے تو یہی سنتے آئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہر حال میں متحد رہنا چاہیئے۔ یہ آپ نے نیا مذہب کہاں سے تراشا۔ کہ ان کے لئے متفرق رہنا ہی ضروری ہے؟ اس پر ارشاد ہوا۔ کہ **افتراقی مصالح** کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کو متحد نہ ہونے دیا جائے۔

⁂

جب "انقلاب" نے دوران بحث میں شہید گنج کا ذکر پھر چھیڑا۔ تو مولانا مظہر علی نے دبی زبان سے ادھر ادھر کی باتیں ہانک کر یہ فرمایا۔ کہ اگر تفصیلات معلوم کرنا چاہو۔ تو خلوت میں سُن لو۔ ہم تمہاری شرارت کو خوب جانتے ہیں۔ تم چاہتے ہو۔ کہ ہم ناگفتنی باتیں اخبار میں بیان کر کے اپنی ضمانت کرالیں۔ انشاء اللہ ہم ہرگز ضمانت کی نوبت نہ آنے دینگے۔ یہاں **اقتصادی مصالح** اظہار حق میں حائل ہو گئے!

⁂

عجب "مصالح دار" جماعت ہے۔ کہ جس کی کوئی بات چٹ پٹے مصالح سے خالی نہیں۔ ارے بھائی۔ کسی وقت تو یہ بھی کہو۔ کہ ہم فلاں بات سچائی اور ایمانداری کے مصالح سے کہتے ہیں۔ دل میں کچھ ہوتا ہے۔ زبان پر کچھ لاتے ہو۔ اور ہمیشہ مصالح کی اوٹ میں پناہ لیتے ہو۔ آخر یہ کہاں کی حریت پسندی ہے؟

اگر کوئی دوسرا آدمی تمام مصالح کو مدِ نظر رکھکر بات کرے۔ تو اس کو "رجعت پسند" اور "انگریز پرست" اور خدا جانے کیا کچھ کہہ ڈالتے ہو۔ اور اپنا یہ حال ہے۔ کہ جماعت احرار کا کوئی پکوان بھی **مصالح** سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر آپ جیسی "حق پرست" جماعت بھی مصالح کی غلام ہے۔ تو تا بہ "رجعت پسندان" چہ رسد وہ تو بیچارے آغاز کار ہی سے مصلحت بین اور دُور اندیش واقع ہوئے ہیں۔

مسلمانوں کے سامنے سب سے بڑی مصلحت اسلام اور مسلمانوں کی عزت ہونی چاہیئے۔ باقی تمام مصالح کو بالائے طاق رکھدینا چاہیئے۔

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگزارند و خمِ طرّہ یارے گیرند

(انقلاب ۲۲ر جنوری)

تخت نشینی کے متعلق پریوی کونسل کا اجلاس

اور

ارکانِ پارلیمنٹ کا حلفِ وفاداری

لنڈن۔ ۲۱ر جنوری۔ پریوی کونسل کے ارکان کا مکمل اجلاس جن کی تعداد تین سو تک پہونچتی ہے صرف اسی وقت منعقد ہوتا ہے۔ جب بادشاہ کی تخت نشینی کی رسم بجالائی جائے۔ چنانچہ آج سہ پہر کو قصر سینٹ جیمز میں یہ اجلاس منعقد ہوا۔ عوام کا ہجوم اپنے ملک کے سربرآوردہ انسانوں کے اجتماع کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گیا تھا۔ پریوی کونسل کے ارکان میں سے اکثر نے ماتمی لباس پہن رکھا تھا۔ چار بجے شام سے قبل بادشاہ اپنے قصر سے نکل کر دیوانِ خاص میں آئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف گلاسٹر اور ڈیوک آف یارک بھی اجلاس میں حاضر تھے۔ پریوی کونسل کا اجلاس ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا۔

لنڈن۔ ۲۱ر جنوری۔ نئے بادشاہ کی وفاداری کا حلف اٹھانے کے لئے شام کے چھ بجے امراء اور عوام پارلیمنٹ کے ایوانوں میں ماتمی لباس پہنے داخل ہوئے۔ غیر ملکی سفیر دارالعوام کی گیلریوں سے تمام کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔ جب سپیکر ایوان میں داخل ہوا۔ تو تمام آوازیں تھم گئیں۔ اور تمام ممبر سرفقد کھڑے ہو گئے۔ جونہی سپیکر بیٹھا۔ ایوان کے دبیر نے اس کے سامنے انجیل مقدس اور حلف کے تحریر شدہ الفاظ رکھدیئے۔ حلف کے الفاظ یہ ہیں۔ "میں خدا کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ ملک معظم شاہ ایڈورڈ کا وفادار رہونگا۔ اور ان کے جائز وارثوں اور جانشینوں کی بھی فرمانبرداری کروں گا۔ خدا میری امداد کرے"۔

خود حلفِ وفاداری اٹھانے کے بعد سپیکر نے دوسرے ارکان سے حلف لینا شروع کیا۔ سب سے پہلے ارکانِ کابینہ وزراء و مخالف جماعت کے قائدین سے حلف لیا گیا۔ اس کے بعد عقب کے بنچوں کی باری آئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حلف لینے میں کئی دن صرف ہوں گے۔

دارالامراء میں ایک دلچسپ بات یہ تھی۔ کہ چبوترے پر نئے بادشاہ کے لئے ایک سُرخ تخت بچھا ہوا تھا۔ حالانکہ گذشتہ ربع صدی میں وہاں بادشاہ کی ملکہ اور شہزادہ ویلز کے لئے بھی علیحدہ تخت بچھائے جاتے تھے۔ ایوان میں کافی ہجوم تھا۔ دعا کے بعد چانسلر نے صاف آواز میں حلف وفاداری لیا۔ اور اس کے بعد لارڈ ہیلی فیکس۔ پلائی موتھ اور تین سو دیگر امراء نے حلفِ وفاداری لیا۔ امراء کی خواتین ماتمی لباس پہنے گیلریوں سے نظارہ کر رہی تھیں۔

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کیلئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصولڈاک وپیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کرکے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے

سائز ۹½ تا ۱۱ سادہ ٹسر ۳/ ،۴/۰ ،۵/۰ ،۶/

" ۸ " ۹ " ۲/۰ ،۴/ ،۵/ ،۵/۰

" ۸ " ۹ ڈیزائن دار ؛ ۶/

" ۹½ " ۱۱ اونی ۱۲/

" ۸ " ۹ " ۸/

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا۔

جنرل منیجر

وصیتیں

نمبر ۳۱۲۴:۔ منکہ غلام رسول ولد محمد مخدوم قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کوٹلی افغاناں ڈاکخانہ رسول تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے:۔ اراضی مزروعہ تعدادی ۶۰ کنال واقعہ رقبہ کوٹلی افغاناں قیمتی مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ اور ایک عدد مکان سکونتی خام واقعہ آبادی دہ مذکور قیمتی -/۳۰۰ روپیہ۔ کل قیمت جائداد مذکورہ بالا مبلغ -/۱۸۰۰ روپیہ۔ پس میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ

میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس جائداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم قیمت جائیداد مذکورہ بالا سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اس کے علاوہ میں اپنی ماہوار آمد -/۸/۵۶ کے ۱/۱۰ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز بوقت بعد از وفات دیگر ثابت شدہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔ العبد:۔ غلام رسول ایس وی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نصر اللہ خاں احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب۔ گواہ شد:۔ دستخط انگریزی عبدالرحمن طالب العلم فسٹ ایئر کلاس گورنمنٹ کالج ۱۹۳۶/۱۴/۱۳۵ شاہپور وانغلام رسول موصی

نمبر ۱۷۴۷:۔ منکہ محمد نواز خاں ولد عطا محمد خاں قوم افغان ساکن سیالکوٹ صدر بازار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت بلا شرکت غیرے مبلغ -/۱۲۰۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کا چوتھا حصہ مبلغ تین صد -/۳۰۰ روپیہ جو کہ سنگر مشین کمپنی میں بطور ضمانت جمع ہے۔ بروئے اس تحریر کے وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد چوتھا حصہ یعنی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جمع شدہ سنگر کمپنی کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں نے یہ روپیہ اپنی زندگی میں وصول کرلیا۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ جلد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے اسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ تحریر ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۳۶ء

العبد:۔ محمد نواز خاں مینجر سنگر مشین کمپنی لاہور۔ ۲۰

گواہ شد:۔ دلاور شاہ احمدی سیکرٹری تبلیغ کوچہ چابک سواراں لاہور۔ مورخہ ۲۰
گواہ شد:۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر محاسب انجمن احمدیہ لاہور۔
۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۳۶ء

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

عدیس آبابا ۲۲ جنوری۔ شہنشاہ حبشہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر بالغ مرد کو فوج میں بھرتی ہو کر وطن کی خدمات سرانجام دینی ہوں گی۔ محل کے باہر ایک کھلے میدان میں اس امر کی منادی کی گئی۔ اس اعلان کے پیش نظر غیر سرکاری حلقوں کا اندازہ ہے۔ کہ حبشی افواج میں تین لاکھ سے زائد جانباز اور بھرتی ہو جائیں گے۔

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ آج قاہرہ کے سکولوں کے سات سو طلباء نے مسٹر ایڈن کی لنڈن میں اس تقریر پر جو اس نے جنیوا روانہ ہونے سے پہلے کی۔ اور جس میں مصر کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اظہار ناراضگی کے لئے مظاہرے کئے۔ انہیں منتشر کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے متعدد طلباء مجروح ہوئے طلباء کی خشت باری سے پولیس کے دو سپاہی زخمی ہوئے۔ تین ٹرمیں اور چار گاڑیاں جلا دی گئیں۔

وائنا ۲۲ جنوری۔ حکومت آسٹریا کی مالی حالت پھر نازک ہو گئی ہے۔ اور اس بات کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ عنقریب آسٹریا میں پھر انقلاب ہو جائے گا۔ ممکن ہے وزیر خارجہ اور دیگر ارکان حکومت مستعفی ہو جائیں۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ ڈپٹی ایجنٹ و گورنر جنرل بلوچستان نے گورنمنٹ ہند کو کوئٹہ کی کھدائی کے متعلق اپنی نئی تجاویز پیش کر دی ہیں۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ لاہور کرپان مورچہ کے سلسلہ میں گوردوارہ ڈیرہ میں آج ایک غیر معمولی سرگرمی دیکھی گئی۔ جبکہ لائل پور کے ایک سو پانچ سکھوں کے پانچ پانچ پر مشتمل اکیس جتھے نکالے گئے۔ ہندو و سکھ زن و مرد جتھوں کی روانگی کو دیکھنے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں گوردوارہ کے قریب جمع ہو گئے۔ پولیس تمام جتھوں کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل میں لے گئی۔ گرفتاری کے وقت سڑک کے دونوں طرف بیٹھی ہوئی عورتوں نے نعرے لگائے

لکھنؤ ۲۲ جنوری۔ لکھنؤ کانگرس کی مجلس استقبالیہ نے بابو راجندر پرشاد کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھنؤ کانگرس کے اجلاس کی تاریخوں کو بدلنے سے محض اس بنا پر انکار کیا ہے۔ کہ جو انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ان میں ابتری پیدا ہو جائے گی۔

احمد آباد ۲۲ جنوری۔ بھاؤ نگر میں سولہ دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں تقریباً پچاس لاکھ روپے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ مصر میں نسیم پاشا کی وزارت مستعفی ہو جائے گی اور غالباً انتخاب پارٹی کے ارکان پر مشتمل وزارت قائم کی جائیگی یہ وزارت برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کرنے سے پیشتر فوجی مسائل پر گفت و شنید کرے گی

لاہور ۲۲ جنوری۔ آج ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں مسجد شہید گنج کے متعلق سکھوں کے خلاف دائر کردہ ہر دو مقدمات کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے مدعیان سے درخواست کی۔ کہ دونوں مقدمات اکٹھے کر دئے جائیں۔ مسٹر نورالدین بیرسٹر نے اپنے مقدمہ کو علیحدہ رکھنے پر اصرار کیا۔ عدالت نے مقدمہ دس فروری پر ملتوی کیا۔ جبکہ مقدمہ کو اکٹھا کرنے کے سوال کا تصفیہ ہوگا۔

روما ۲۲ جنوری۔ روما کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جرنیل گرازیانی شمالی محاذ میں حبشی فوج کو زبردست نقصان پہنچائیگا سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اطالوی افواج کی لاریوں کے راستہ میں حبشی فوج نے جو رکاوٹیں پیدا کی تھیں وہ بالکل غیر مؤثر ثابت ہوئیں اور اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس وقت تک حبشی مقتولین کی تعداد میں پانچ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن راس دستا کی فوجیں ابھی تک منتشر نہیں ہو سکیں۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق میں غیر ملکیوں کے خلاف مجوزہ قانون کی ابھی منظوری نہیں دی گئی۔ امید کی جاتی ہے اس قانون میں یہ دفعہ زائد کی جائے گی۔ کہ عراق میں صرف اس ملک کے لوگوں پر پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ جو عراقیوں کے داخلہ یا تجارت پر کسی قسم کی پابندی عاید کرے گا۔ چونکہ ہندوستان میں عراقیوں کے خلاف کوئی قانون نہیں اس لئے مجوزہ قانون سے ہندوستانیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

احمد آباد ۲۲ جنوری۔ مسٹر گاندھی کے خون کا دباؤ زیادہ ہو گیا ہے۔ لیکن عام صحت بہتر ہے۔ ایک ہفتہ کے لئے ان کے ساتھ ہر قسم کی ملاقات بند رہے گی۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ گورنمنٹ ہند نے صنعت اون کو تحفظی مراعات دینے کے متعلق ٹیرف بورڈ کی رپورٹ اور اس کے متعلق اپنی تجاویز شائع کر دی ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ صنعت اون کے پچاس فیصدی حصہ نے کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ اس لئے اسے کوئی رعایت نہیں دی جاتی اور معاملہ پھر ٹیرف بورڈ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

بہاول نگر ۲۲ جنوری۔ بہاول نگر میں مسٹر چندا بن ہندو سبھا کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف دو سال قید با مشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ ہندوؤں کی شورش انگیزی کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور نے دو ماہ کے لئے بہاولپور کی میونسپل حدود کے اندر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

کلکتہ ۲۲ جنوری۔ لبرلوں اور کانگریسیوں کے اتحاد کے متعلق بابو راجندر پرشاد نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ سول نافرمانی اور سوراج کے متعلق لبرلوں اور کانگرس میں اختلاف ہے۔ اس لئے اتحاد ناممکن ہے

بمبئی ۲۲ جنوری۔ بمبئی پریذیڈنسی ویمن کونسل کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں گداگری کا خاتمہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور محتاجوں کی رہائش کے لئے خاص ہاؤس تیار کئے جائیں۔ مسز سایا والا نے اعلان کیا کہ وہ نابینا گداگروں کے لئے ایک ہاؤس قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ جمع کر چکی ہیں۔

ٹیورن ۲۲ جنوری۔ برطانیہ کے خلاف اہل اطالیہ کے غصہ کے اظہار کی ایک شق یہ ہے۔ کہ اطالوی زبان کو انگریزی زبان کے الفاظ سے پاک کر دینے کی مہم شروع کی گئی ہے۔ اور اٹلی کے مختلف حصوں میں اس کے متعلق زبردست کوشش کی جا رہی ہے

احمد آباد ۲۲ جنوری۔ علاقہ بورسدہ میں پلیگ شدت سے پھیل رہی ہے اس وقت تک کچھ اموات ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر علاقہ مذکور کو روانہ ہو گئے ہیں۔

پٹنہ ۲۲ جنوری۔ حاجی محمد یونس بیرسٹرایٹ لاگذشتہ رات بمبئی روانہ ہو گئے۔ تاکہ مسجد شہید گنج کے متعلق اس وفد میں شامل ہو سکیں۔ جو اپنی شکایات پارلیمنٹ کے روبرو پیش کرنے کے لئے ۲۴ جنوری کو جہاز کے ذریعہ انگلستان روانہ ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ چینی گورنمنٹ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ چین سے روانگی کے پاسپورٹوں پر پندرہ ڈالر کی فیس غیر مناسب ہے۔ جو منسوخ کر دی جانی چاہئیے۔ داخلہ کے پاسپورٹوں پر فیس کو چینی گورنمنٹ منسوخ کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کراچی ۲۲ جنوری۔ میسرز ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمبئی کا "خسرو" نامی جہاز کراچی سے ۲۸ جنوری کو عازم جدہ ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل مسافروں کے لئے جگہ ہوگی۔

درجہ اول . . . . ۔۔۔۔ ۲۴

درجہ دوم . . . . ۔۔۔۔ ۱۸

ڈیک . . . . ۔۔۔۔ ۱۳۵۲

امرت سر ۲۲ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۵ آنے۔ نخود ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے چاندی دیسی ۴۹ روپے ۱۲ آنے ہے۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ پولیس نے پچیس ہندو اور سکھوں کا چالان زیر دفعہ ۲۹۲، ۲۹۵، ۱۴۹ تعزیرات ہند عدالت میں پیش کیا۔ ملزمین نے ۳۰ نومبر کے جلوس میں اشتعال انگیز نعرے لگائے تھے۔ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے لئے دلآزار قطعات اٹھائے تھے۔ عدالت نے ۲۵ ملزمان میں سے صرف آٹھ کی ضمانتیں منظور کیں۔ اور انہیں تین تین ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ آج پولیس نے اس ہندو نوجوان کا جس نے ایک نوجوان مسلمان مسمی ظفر الٰہی سکنہ سیالکوٹ کے پیٹ میں چاقو گھونپ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی